21961 - جہاد کی حکمت

سوال

کیا جہاد کا مختصر معنی یہ ہے کہ غیر مسلموں کو قتل کیا جائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جہاد کا لغوی معنی:

انسان کا اپنی طاقت صرف کرنا، اور جدوجھد کرنا.

اصطلاحی معنی:

مسلمان شخص کا اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے جدوجھد کرنا اور اس کے دین کو زمین میں نافذ کرنے کی کوشش کرنا جہاد کہلاتا ہے.

اسلام میں جہاد کا مقصد یہ نہیں کہ غیر مسلموں کو قتل کیا جائے، بلکہ اس کا مقصد اللہ تعالی کے دین کی سربلندی اور روئے زمین میں دین اسلام کی تنفیذ، اور شریعت اسلامیہ کو حکمرانی دینا، اور لوگوں کو بندوں کی عبادت سے نکال کر بندوں کے رب کی عبادت کی طرف لے جانا، اور ادیان کی ظلم و ستم اور جور سے نکال کر اسلامی عدل و انصاف کی طرف لے جانا.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور تم ان سے اس وقت تك لڑائی کرتے رہو جب تك کوئی فتنہ باقی نہ رہے، اور سارے کا سارا دین اللہ تعالی کا ہی ہو جائے الانفال (39).

شیخ عبد الرحمن السعدی اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:

اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے راستہ میں جنگ کرنے کا مقصد بیان فرمایا ہے کہ اس کا مقصد غیرمسلموں اور کافروں کا خون بہانا نہیں، اور نہ ہی ان کا مال حاصل کرنا، لیکن اس کا مقصد تو یہ ہے کہ دین اللہ تعالی کا ہو جائے، اور باقی سب ادیان پر دین اسلام غالب ہو، اور شرك وغیرہ کو ختم کردے، اور اس آیت میں استعمال کردہ لفظ فتنہ سے بھی

یہی مراد ہے، لھذا جب مقصد حاصل ہو جائے تو پھر نہ تو کوئی لڑائی ہے اور نہ ہی قتل و غارت.

دیکھیں: تفسیر ابن سعدی (98).

اور جن کفار کے خلاف ہم لڑتے اور جہاد کرتے ہیں وہ خود بھی اس جہاد سے مستفید ہوتے ہیں، کیونکہ ہم تو ان کے ساتھ اس لیے لڑتے ہیں کہ وہ اللہ تعالی کے ہاں مقبول دین دین اسلام میں داخل ہو جائیں، اور دنیا و آخرت میں ان کی کامیابی کا سبب بھی یہی ہے.

فرمان باري تعالی ہے:

تم سب سے بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہے کہ تم نیك باتوں کا حکم کرتے اور بری باتوں سے روکتے ہو اور تم اللہ تعالی پر ایمان رکھتے ہو آل عمران (110).

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں:

تم سب سے بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہے

ان کا کہنا تھا: لوگوں کے لیے سب سے بہتر وہ لوگ ہونگے جو زنجیروں میں جکڑ کر لائے جائیں گے حتی کہ وہ اسلام قبول کر لیں گے.

صحیح بخاری حدیث نمبر (4557).

ابن جوزی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے:

اس کا معنی یہ ہے کہ: وہ قید کر لیے جائیں گے اور انہیں بیڑیاں پہنائیں جائیں گی، اور جب وہ اسلام کو معرفت حاصل کرلیں گے اور اس کا انہیں علم ہو جائے گا تو وہ اپنی مرضی اور خوشی سے اسلام قبول کر لیں گے، اور جنت کے وارث بن کر جنتوں میں داخل ہو جائیں گے. اھ

سوال نمبر (20214) کے جواب میں ہم نے جہاد کے چار مراتب بیان کیے ہیں:

نفس کے ساتھ جہاد، شیطان کے ساتھ جہاد، اور کفار کے خلاف جہاد، اور منافقوں کے خلاف جہاد کرنا.

اور سوال نمبر (34647) کے جواب میں جہاد کی حکمت بیان ہوئی ہے، لھذا آپ اس سوال کا جواب ضرور دیکھیں کیونکہ یہ بہت اہم ہے، اور سوال میں اس کا جواب بھی مطلوب ہے، لھذا ہم نے وہاں اسے تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے یہاں تکرار کے ساتھ بیان کرنا مناسب نہیں.

والله اعلم .